بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۱۱ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش | ۲ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ | ۱۱ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دردِ شکم اور دردِ سر کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج شام کی گاڑی لاہور تشریف لے گئیں۔

آج دوپہر کو سلطان محمود صاحب آف سلطان برادرز کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲ ماہ ذوالحجہ سنہ ۱۳۶۱ھ

مسلمانوں کی دینی و دنیوی برتری کا صحیح ذریعہ

اخبار "مسلمان" یکم دسمبر ۱۹۴۲ء نے مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے لکھا ہے کہ

"جہاد کے معنی اسلامی اصطلاح میں انقلابی جدوجہد کے ہیں۔ بدی کو دنیا سے مٹا کر نیکی کو پھیلانا ظلم و بدامنی کو مٹا کر عدل و انصاف قائم کرنا۔ اور نسلیت و وطنیت وغیرہ امتیازات کے بتوں کو پاش پاش کرکے انسانیت کی بنیاد پر عالمگیر اخوت و مساوات کا بول بالا کرنا مسلمانوں کی امتیازی شان ہے"۔

وہ دنیا میں اسی فرقانی شان سے نکلے۔ اور کائنات ارضی و سماوی کے مالک بنے تھے۔ ان مقاصدِ عظمیٰ کے لئے زبان سے۔ دل سے۔ ہاتھ سے اور بالآخر تلوار سے جو بھی جدوجہد کریں۔ اسی کا نام جہاد ہے۔ یا یوں سمجھو۔ کہ اسلام دنیا سے تمام ظالمانہ و مفسدانہ نظامات کو مٹا کر اپنا عدل پرور نظام قائم کرنا چاہتا ہے اس کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے۔ اسی کو جہاد کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اس جہاد کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسی کو دین و دنیا کی کامیابی و برتری کا سبب بتایا ہے۔ اور اسی سے منافق اور مومن مخلص کی پہچان ہوتی ہے"۔

جہاد کے جو معنی ان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ بھی اگرچہ بالکل صحیح نہیں تاہم غنیمت ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جو جہادِ اسلامی کے اس مفہوم کے مؤید نہیں۔ جو علماء کہلانے والوں کے ایک طبقہ کی کم علمی نے مسلمانوں کے ذہن نشین کر رکھا ہے کہ غیر مسلموں کو قتل کرنا جہاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جہاد کی حقیقت سے دنیا کو آگاہ کیا۔ تو علماء کے اسی طبقہ میں بہت شور اُٹھا۔ اور آپ کو جہاد کا منکر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج بتلایا گیا۔ اور ایسے علماء کی تقلید میں اب بھی سادہ لوح ناواقف مسلمانوں کی طرف سے یہ اعتراض ہوتا رہتا ہے۔ کہ گویا ہم نعوذ باللہ جہاد کے قائل نہیں۔ ان سادہ لوح مسلمانوں کو یہ خیال نہیں ہوتا۔ کہ جس جہت سے حملہ ہو۔ اُسی جہت سے مقابلہ ہونا چاہیئے۔ اگر اسلام کے خلاف قلمی جدوجہد جاری ہو۔ تو تلوار کا جہاد کس کام آئیگا۔ ایسی صورت میں تو مسلمانوں کو قلمی جہاد میں حصہ لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر صاحب "مسلمان" کا بھلا ہو۔ کہ انہوں نے اس مسئلہ میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ لیکن حقیقت ابھی کچھ دُور ہے۔

ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ظلم و بدامنی کو مٹا کر عدل و انصاف قائم کرنا اور نسلیت و وطنیت کے بتوں کو پاش پاش کرکے انسانیت کی بنیاد پر عالمگیر مساوات کا بول بالا کرنا مسلمانوں کی امتیازی شان ہے"۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں عدل و انصاف و نیکی و بدی کے معنوں میں وہ لوچ پیدا ہو گئی ہے۔ کہ ظالم و مظلوم دونوں انہی الفاظ کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ جرمنی کہتا ہے کہ عدل و انصاف کا حامی میں ہوں۔ اور استنادی کہتے ہیں کہ ہم ہیں۔ دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو کر ایک حصہ دوسرے کے مقابل کھڑا ہے۔ اپنی اپنی تائید میں یہی الفاظ بانگِ دہل پیش کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان حصولِ دنیا کو اپنا مقصودِ اعلےٰ بنائے رکھے گا۔ افتراق و انشقاق رفع نہیں ہو سکتا کوئی لفظی وعظ۔ اور محض بلند دعاوی اس کا علاج نہ ہوئے ہیں۔ نہ ہونگے اصل بات یہ ہے کہ انسانیت کا مقصدِ اعلےٰ اور ارفع نہ ہونا چاہیئے انسان کی نظر مخلوق سے اُٹھ کر خالق پر جمنی چاہیئے۔ اس میں شک نہیں۔ اسلام نے حکومت و تمدن کے بہترین اصول بتائے ہیں۔ لیکن اسلام کی حقیقت اُن اصول و ضوابط تک محدود نہیں بلکہ یہ باتیں اس کی فروع ہیں۔ اس کی حقیقت خالق حقیقی کی پہچان اور اس سے تعلق پیدا کرنے میں ہے۔ وہ اعلےٰ ترین قوانین اُس انسان کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوئے۔ جو انسانی طاقت کی انتہائی حد تک اللہ تعالےٰ پر قربان ہو گیا تھا۔ اوڑھنا جس کا خدا تھا اور بچھونا خدا۔ اور ان بہترین قوانین کا دنیا میں بہترین استعمال بھی اُن ہی خاص بندوں کے ذریعہ ہوا۔ جن کی فطرت میں نورِ نبوت کی روشنی نے غیر معمولی طور سے کایا پلٹ دی تھی۔ اسلام کے تمدنی و سیاسی اصول بے نظیر ہیں۔ لیکن دنیا میں ان کا قیام اسلام کا مطمح نظر نہیں۔ اسلام خدا اور بندے میں حقیقی تعلق پیدا کرنے کے لئے دنیا میں آیا ہے۔ اور اس کا اصل مغز یہی ہے باقی چیزیں گو کیسی دلکش اور عمدہ ہوں۔ لیکن اسلامی نقطۂ نگاہ سے وہ قشر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور اس مغز کو حاصل کرنے کے لئے اس ہستی سے تعلق ضروری ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ اس راہ میں بندوں کی رہنمائی کے لئے مبعوث کرے۔ اس سے بے نیاز ہو کر یہ راہ نہ کبھی طے ہوئی ہے۔ اور نہ ہوگی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسی لئے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ ہر صدی کے سر پر اس رہنمائی کا انتظام کرتا رہے گا۔ اور اگر اسلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا تعلق باقی ہے تو یہ انتظام بھی باقی ہونا چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہا گیا ہے کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمان اسی فرقانی شان سے نکلے۔ اور کائنات ارضی و سماوی کے مالک بنے تھے۔ لیکن سوچنے کی بات ہے۔ کہ یہ چیزیں تو انہوں نے مالک بن کر دنیا میں قائم کیں۔ جب انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا پروانہ مل گیا۔ تو انہوں نے اسلامی عدل و انصاف اور اخوت و مساوات قائم کی۔ یہ تو وہ شان تھی۔ جو سیاسی کامیابی کے بعد ظاہر ہوئی۔ اس لئے اسے فرقانی شان کہنا صحیح نہیں۔ مسلمان کی فرقانی شان اس کا تعلق باللہ ہے۔ اور اسی کو لے کر قرونِ اولیٰ کے مسلمان نکلے تھے۔ اور کائنات کی ارضی و سماوی ملکیت در اصل اس کا نتیجہ تھی۔

اسلام کے مقصد کے بارہ میں یہ ایک شدید غلط فہمی ہے۔ جس کا شکار اس زمانہ میں مسلمانوں کا وہ تعلیم یافتہ طبقہ بالخصوص ہو رہا ہے۔ جو اسلام سے قدرے لگاؤ رکھنے کے ساتھ مغربی سیاست و تمدن سے مرعوب ہے۔ مغربی ممالک کی ترقی کو وہ ان کی سیاست اور طرز جہانبانی کا نتیجہ سمجھتے ہوئے خیال کرتے ہیں۔ کہ مسلمان بھی اسی طرح دنیا میں معزز و سربلند ہو سکتے ہیں۔ کہ دنیا میں اسلام کا بتایا ہؤا نظام مملکت قائم ہو۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ اسلام نہ اس غرض کو لے کر دنیا میں آیا۔ اور نہ یہ مسلمانوں کی سربلندی کا صحیح طریق ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان حقیقی تعلق پیدا کرنے کے لئے آیا ہے۔ اسی کو پیدا کر کے قرونِ اولیٰ کے مسلمان دنیا میں سرفراز ہوئے۔ اور اسی راستہ پر چل کر اس زمانہ کے مسلمان ہو سکتے ہیں اس تعلق باللہ کے بغیر شریعت کے حاملین کو قرآن شریف "چارپائے برو کتابے چند" کہتا ہے۔ اور قرآن میں سے زیادہ دور نقال ہیں۔ ان کو بندر اور جو اپنے نفسانی خواہشات کو بھی نہیں چھوڑتے والے ان کو خنزیر تک کہتا ہے۔ پس مسلمانوں کو خوف کھانا چاہیئے۔ اور خدا سے رو رو کر دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں اس زمانہ کی ذلت و نکبت سے رہائی دینے والی حقیقی ہدایت نصیب کرے۔ آمین

خدام الاحمدیہ کی رپورٹ

مجالس خدام الاحمدیہ کو متواتر اس امر کیطرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ معین صورت میں پیش کیا کریں۔ تا کام کی صحیح مقدار اور نوعیت کا علم ہو سکے۔ مبہم الفاظ میں تحریر کی ہوئی رپورٹ فائدہ نہیں دے سکتی۔ بہت سی مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور ان کی رپورٹیں معین انداز میں ہوتی ہیں۔ ذیل میں مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک کی ایک رپورٹ "نمونۃً" درج کی جاتی ہے۔

اس ماہ میں وقار عمل پانچ مرتبہ منایا گیا۔ حاضری ۷۰ فیصدی رہی۔ کام آٹھ گھنٹے ہؤا (۱) ۲۱ × ۲۴ فٹ رقبہ کے قبرستان سے خاردار پودوں کو کاٹا گیا (۲) ایک مسجد کے اردگرد صفائی کی گئی۔ (۳) ۳ × ۳ × ۵۴ (مکعب فٹ) راستہ تیار کیا گیا۔ (۴) ۵ × ۱۷ فٹ راستہ پر مٹی ڈالی گئی (۵) ۴۰ فٹ لمبی نالی کی صفائی کی گئی (۶) ۱۲ فٹ لمبے راستہ کو ہموار کیا گیا۔

اس رپورٹ کو پیش کرتے ہوئے صرف اس قدر گزارش کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ کے لئے سب مجالس اپنی رپورٹیں اسی طرح معین طریق پر ارسال کریں۔ ورنہ صرف اس قدر لکھ دینے سے کہ "ہاتھ سے کام کیا گیا احباب حاضر ہوتے رہے۔ راستے صاف کئے گئے" کسی بات کا علم نہیں ہو سکتا۔

وقار عمل ہفتہ میں چار بار نصف گھنٹہ روزانہ کے حساب سے کیا جانا ضروری ہے بعض مجالس نے اپنے مقامی حالات کے پیش نظر ہفتہ میں اکٹھا دو گھنٹے کام کرنے کی اجازت لے رکھی ہے۔ ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تحریک جدید سال نہم کا خطبہ پڑھنے یا سننے کے بعد نمایاں اضافے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرمعارف و حقائق خطبہ جو سال نہم کے مطالبات پر مشتمل ہے۔ اکثر جگہ نہم دسمبر کے جمعہ میں سنایا گیا ہے۔ اور جہاں نہیں سنایا گیا۔ امید ہے کہ ۱۱ دسمبر کے جمعہ میں سنایا جائے گا۔ اور دفتر تحریک کیطرف سے بھی خطبہ جماعتوں اور افراد کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ وہ دوست جو خطبہ پڑھنے یا سننے سے پہلے ہی وعدے کر چکے تھے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک پڑھ کر کہ "مجھے معلوم ہے کئی لوگ ایسے بھی ہیں جن کی دو سو روپیہ تنخواہ ہے مگر انہوں نے صرف دس یا بیس روپے چندہ دیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی وقت ہے۔ کہ وہ اپنی کمی کو پورا کر لیں۔ یاد رکھو چھلکا کام نہیں آسکتا۔ مغز کام آتا ہے۔ اسی طرح نام کام نہیں آسکتا۔ حقیقت کام آیا کرتی ہے۔"... "ثواب ہم نے نہیں دینا بلکہ خدا نے دینا ہے۔ اور خدا جانتا ہے کہ چندہ طاقت کے مطابق دیا گیا ہے یا طاقت اور توفیق سے کم دیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں کم حصہ لیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی کمی کو پورا کریں۔"

اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ سید عبدالحی صاحب آف منصوری نے خطبہ پڑھنے سے پہلے ایک صد روپیہ کا وعدہ اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کیطرف سے کیا تھا۔ مگر اب حضور کا خطبہ پڑھ کر اس پہلے وعدہ کو ڈیوڑھا کر کے ایک سو پچاس روپے بذریعہ چیک ادا بھی کر رہے ہیں۔

حوالدار کلرک ناصر احمد صاحب جو خطبہ سال نہم پڑھنے سے پہلے ہی اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ وعدہ کر چکے ہیں۔ اور جو سال ہائے گذشتہ کا بھی وعدہ کر چکے ہیں۔ جو ابھی واجب الادا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

اخبار الفضل میں خطبہ پڑھا۔ دوسرے بھائیوں کی قربانیوں کو پڑھ کر ندامت پیدا ہوئی۔ کہ میرے ایسے بھائی بھی ہیں۔ جنہوں نے سال نہم میں اپنی تنخواہ سے دوگنا چندہ دیا۔ اور میں تو اپنی تنخواہ سے ایک روپیہ ہی زیادہ کر سکا۔ دوسرے اس ارشاد کے ماتحت کہ اب ہمیں سخت جان بن جانا چاہیئے۔ اور سختیاں برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ میں اپنا وعدہ بجائے ۶۵ روپے کے ۸۰ روپے کرتا ہوں اور ۴۱ روپے میرے ذمہ گزشتہ سالوں میں سے ہیں۔ کل ۱۲۱ روپے سات آٹھ ماہ میں ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں۔ اسی سال میں اگر مجھے ترقی مل گئی تو میں اپنے وعدہ میں مزید اضافہ کر دوں گا۔ انشاء اللہ

براہ راست وعدہ کرنے والے افراد اور جماعتوں کے عہدہ داران اور دیگر افراد جماعت کو وعدوں کی فہرستیں نمایاں اضافے کے ساتھ جلد سے جلد مکمل کر کے حضور کے پیش کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

دار الشیوخ کے لئے بستروں کی ضرورت

احباب کرام یہ زمانہ ہر لحاظ سے پُرآشوب ہے۔ ایک طرف قحط ہے دوسری طرف بیماریاں پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ علاوہ ازیں لڑائیوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اگر خدا رحم و کرم سے کام نہ لے تو پتہ نہیں کہ کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن ان مصائب سے بچنے کے لئے جہاں تک ہو سکے خیرات و صدقات کریں۔ دار الشیوخ کے یتیم مسکین لاوارث بچے سردی کا سامان نہیں رکھتے نہ لحاف نہ توشک نہ تکیہ نہ دری نہ چادر وغیرہ۔ پس آپ پورا بسترہ یا ان میں سے کوئی ایک جزو اگر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں اور اولاد میں بھی برکت دے گا۔ اور جب یہ بچے آرام سے سوئیں گے تو سامان دینے والوں کے لئے ان کے دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں گی۔ اس لئے مہربانی فرما کر دوسروں میں بھی تحریک کریں۔ اس سے بھی آپ کو ثواب ملے گا۔ یہ سامان ناظر صاحب ضیافت کے پاس پہنچایا جائے۔ مگر فوری ضرورت ہے۔ خاکسار محمد شہزادہ افغان مولوی فاضل مہتمم۔

334

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

مشکلات کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

حدیث:- عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال بینما رسول اللہ صلے اللہ وسلم قائمٌ یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش فی مجالسھم اذ قال قائلٌ منھم الا تنظرون الیٰ ھٰذا المرائی ایکم یقوم الیٰ جزور اٰل فلانٍ فیعمد الیٰ فرثھا ودمھا وسلاھا فیجئ بہٖ ثم یمھلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاھم فلما سجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ساجداً فضحکوا حتی مال بعضھم علےٰ بعضٍ من الضحک فانطلق منطلق الیٰ فاطمۃ وھی جویریۃ فاقبلت تسعیٰ وثبت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ساجداً حتی القتہ عنہ واقبلت علیھم تسبھم فلما قضیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال اللّٰھم علیک بقریشٍ اللّٰھم علیک بقریش اللّٰھم علیک بقریش ثم سمّی اللّٰھم علیک بعمرو بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال عبد اللہ فواللہ لقد رأیتھم صرعیٰ یوم بدرٍ ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدرٍ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنۃ

ترجمہ:- عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے مروی ہے۔ ایک بار ایسا ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور مشرکین قریش اپنی مجلس میں بیٹھے تھے ان میں سے ایک بولا (ابو جہل) تم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے۔ تم میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو فلاں لوگوں کی کاٹی ہوئی اونٹنی کے پاس جائے۔ اور اس کا گوبر خون بچہ دان اٹھا لائے۔ پھر اس کو دیکھتا رہے۔ جب یہ سجدہ کرے۔ تو اس کے مونڈھوں کے بیچ میں رکھدے۔ یہ سنکر ایک بدبخت شقی القلب کھڑا ہوا۔ (اور یہ سب چیزیں لے کر آگیا) جب آپ سجدہ میں گئے۔ تو وہ سب نجاست آپ کے مونڈھوں کے بیچ میں رکھدی۔ آپ برابر سجدہ میں ہی پڑے رہے اور سر نہ اٹھایا۔ اور مشرکین بدبخت ٹھٹھے مارنے لگے۔ اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر جھکے جاتے تھے۔ ایک شخص حضرت فاطمہؓ کے پاس گیا۔ وہ چھوٹی لڑکی تھیں۔ یہ سنکر بھاگتی آئیں۔ اس وقت تک آپ سجدہ میں پڑے رہتے۔ فاطمہؓ نے وہ نجاست آپ کی پیٹھ سے اٹھا کر پھینک دیا۔ اور مشرکین کی طرف متوجہ ہوئیں۔ اور انہیں برا کہنے لگیں۔ پھر حضور علیہ السلام جب نماز پڑھ چکے۔ تو دعا کرنے لگے۔ اے خدا تو ہی قریش سے سمجھ۔ اس کے بعد آپ نے نام بنام یوں دعا کی۔ یا اللہ عمرو بن ہشام (ابوجہل) سے اور عتبہ بن ربیعہ۔ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید ان تمام سے سمجھ لے۔ عبد اللہ بن مسعود رضؓ نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے ان لوگوں کو مرا پڑا دیکھا۔ اور ان کی لاشیں بدر کے کنوئیں میں کھینچکر ڈال دی گئیں بعد اس کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں۔ ان کنوئیں والوں پر ان کی موت کے بعد بھی لعنت اتاری گئی :۔

تشریح:۔ اس حدیث سے ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان مشکلات ومصائب کا بطور مشتے از خروارے اندازہ لگ سکتا ہے۔ جو آپ کو اشاعت اسلام اور توحید کامل منوانے کی وجہ سے پیش آئیں۔ عجب بات ہے۔ کہ ایک شخص خانہ کعبہ میں اللہ تعالےٰ کو پکارنے اور زمین وآسمان اور جن وانس کے خالق کی توحید کا سربسجود ہو کر اقرار کرتا ہے۔ اور عمائد قریش مخول اور تمسخر میں مصروف ومشغول ہوتے ہیں قرآن مجید نے ان کی اس حالت کا یوں نقشہ اتارا ہے۔ وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاءً وتصدیۃً (انفال) اور ان کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹی اور تالی بجانا ہے خدا کے گھر میں اس کی عبادت کرنے سے کسی کو روکنے کا حق کسی کو نہیں۔ پھر جو شخص خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اور اسے زبردستی تکالیف دے کر نماز سے روکنے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ سخت بڑی بدبختی ہوگی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تو اس گندگی کو خود بھی دور کر سکتے تھے۔ لیکن آپ نے ایسا نہ کیا۔ اور دیر تک سجدہ میں پڑے مصروف دعا رہے۔ کیونکہ زندگی میں آپ کے متبعین کی جماعت بہت قلیل تھی۔ اور ان میں بھی بیشتر حصہ غلاموں اور کمزوروں کا تھا۔ جو آئے دن کفار کے مظالم کا تختہ مشق بنے رہتے تھے

اس حالت میں آپ نے دعا کی ہوگی کہ اے خدا میں تیرے دین کے لئے یہ تمام مصائب ومشکلات برداشت کر رہا ہوں۔ تو ہی میری مدد فرما ... مغلوبٌ فانتصر۔ یہ تمام بار محض تیری خاطر اٹھائے ہوئے ہوں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا۔ ع۔

"تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے"

حضور علیہ السلام نے انہیں مشکلات ومصائب میں دعائیں کی تھیں۔ جو بہت جلد آسمان پر سنی گئیں۔ اور انہی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ اس سرعت سے عرب مفتوح ہوگیا۔

آپ کا اپنے کندھوں سے گند کو دور نہ کرنا۔ اس میں آپ نے ہمیں بھی سبق دیا ہے۔ جو کہ ہمیں ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یعنی مشکلات سے گھبرا کر فوراً ہی دل برداشتہ ہو کر کام کو چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ ان تمام باتوں کا مقابلہ ڈٹ کر کرنا چاہیئے۔ یہ تمام مشکلات ومصائب صرف ایک محدود وقت تک کے لئے ہیں۔ بعد میں کہیں نظر بھی نہ آئیں گی چنانچہ صحابہ نے اسی نسخہ کو آزمایا۔ اور قلیل عرصہ کے اندر وہ تمام دنیا پر چھا گئے :۔

ہم احمدی بھی جمالی نبی کو ماننے والے ہیں ہمیں بھی استقلال وجوانمردی وپامردی کے ساتھ ان مشکلات ومصائب کو سہارنا چاہیئے۔ یہ خیال کہ احرار کا فتنہ یا اسی قبیل کے دیگر فتن کے ساتھ ہم احمدی آزمائے گئے ہیں۔ غلط ہے۔ بلکہ اگر تم پر ان سے زیادہ سخت ایام آئیں۔ تو تم ان کی بھی پروا نہ کرو۔ اور استقلال کے ساتھ ان کو گزار دو۔ ان تمام باتوں کے بعد ہی ہم کامیابی وفائز المرامی سے ہمکنار ہو سکیں گے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قریش کے معاملہ کو سپرد خدا کر دینے میں بھی ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے کفار کا آپ سے یہ ناروا سلوک اس قابل تھا۔ کہ آپ دو بدو ہو کر ان سے مقابلہ کرتے۔ لیکن مجسمۂ رحمت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہ کیا۔ اور خدا کی درگاہ میں عرض کی۔ اللّٰھم علیک بقریش۔ اے خدا تو ہی قریش کا انسداد کر۔ کسی کے ساتھ ظلم کیا جائے۔ تو وہ کئی ذرائع سے اپنے ظلم کا بدلہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن آپ نے کسی ذریعہ سے بھی بدلہ نہ لیا۔ افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ یعنی میں اپنے تمام کام خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ اپنے بندوں کی حالتوں سے باخبر ہے۔ اگر کوئی کسی پر ناحق ظلم وستم کرے گا۔ تو خدا خود اس سے نپٹ لے گا۔ آخر مکہ فتح ہوا۔ تو آپ نے انہی کفار کو جو آپ کے خون کے پیاسے تھے۔ اور اس قابل تھے۔ کہ ان کو تہ تیغ کیا جائے۔ فرمایا اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم۔ جاؤ تم آزاد ہو۔ اس دن کے بعد تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ ان میں سے جن کا معاملہ خدا کے سپرد کیا تھا۔ وہ تمام کے تمام جنگ بدر میں مقتول ہوئے۔ اس دنیا میں بھی ذلت وخواری کی موت مرے۔ اور خدا ...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قبولیت دُعا کے لئے بعض ضروری باتیں

از جناب شیخ عبدالرحیم صاحب محلہ دارالرحمت

واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاءً من غافلٍ قلبہ لاہٍ۔ اچھی طرح جان لو بالضرور اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں کرتا ہے۔ ایسے دل والے کی جس کا دل غفلت بھرا اور ادھر ادھر غیر اللہ میں مشغول ہو۔ یہ بھی آیا ہے۔ کہ جس کا ملبس اور مطعم حرام کا ہو۔ اس کی دعا بھی قبولیت نہیں پا سکتی۔ ہر دو کا مفہوم ایک ہی ہے۔ دنیا میں مستغرق خدا تعالیٰ کے مونہہ پر دنیا کو مقدم کرنے والا جس کا مقصد عظیم صرف دنیا ہی ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے کب فارغ ہو سکتا ہے۔ دنیا کی آگ جس کو لگی ہوئی ہے۔ اور کتے کی طرح حرص کی آگ میں ہر وقت مونہہ کھولے پھرتا ہے۔ وہ شیوۂ انبیاء کیونکر اختیار کر سکتا ہے۔ جن کا بطن ہلکا اور بالکل قناعت اور قانع اور ایثار لوجہ اللہ کرنے والا ہوتا ہے۔ یوثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ وہ برسات کی طرح سخاوت کا مینہ حاجتمندوں کے لئے ہوتے ہیں۔ اور سوال کی بجائے ضرورت کے ماتحت خود عریاں بھی رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب کے لئے مسابق بالخیرات اور سرگرم ہو کر انقطاع عن الدنیا کے وہ تمام طریق خواہ وہ کیسے ہی کٹھن ہوں بصد شوق اختیار کرتے رہتے ہیں۔ ان کی اس بے نظیر حسین کے لئے ہر قربانی بصد الحاح پیش در پیش حالت میں پیش ہوتی رہتی ہے۔ اور اس طرح وہ ایسا قرب کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ کہ ان کے جوارح خدا تعالیٰ کے جوارح کہلانے لگتے ہیں۔ ان کی استدعا۔ ان کی حاجت ان کی دعا۔ پھر بطور خوارق پوری ہونے میں فوری صورت اختیار کرتی ہے۔ ادھر دعا کی اور ادھر قبولیت کے آثار ہویدا ہونے شروع ہو گئے۔ لھم ما یشتھون ہر ناممکن حالات میں پورا ہو کر رہتا ہے۔ اور انت منی و انا منک کا ثبوت نمایاں طور سے ان کے کاروبار میں نظر آتا رہتا ہے بھلا یہ بھی کوئی طریق الفت ہے کہ دماغی خیالات کا تمام ماحول دنیاوی مشاغل اور اسی کے اکتساب میں اتنا مصروف ہو جائے کہ نماز کے وقت میں بھی تشتت اور پراگندگی اسے حاصل رہے۔ اور یکجہتی اور پوری توجہ نام کو بھی اس کے قریب نہ آنے پائے۔ طوطے کی طرح مقررہ الفاظ زبان سے تو نکلتے رہیں۔ لیکن اصلی غرض نماز کی جو بجز انقطاع الی اللہ اور اس کی طرف پورے میلان کے سوا دل میں خشوع پیدا نہیں کیا کرتی ہے۔ بالکل ہی میسر نہ آئے۔ اور والذین ھم عن اللغو معرضون کا منشاء بھی اس نہایت ضروری فریضہ میں بھی لغو کو گردن پر ہی سوار کئے رکھے۔ ایک حد تک جبکہ ہوا نفس میں انسان سرگرداں نہ رہے۔ اکتساب حسنہ معیشت ضروریہ کے لئے از حد لابد ہے۔ کیونکہ سوال بھی منع ہے اور کسل بھی منع ہے۔ اور عجز بھی منع ہے۔ اور لیس للانسان الا ما سعیٰ پر بھی نظر ضروری ہے۔ اور متمدن ہونے کی حیثیت لازمہ بھی ضروری ہے لیکن اثر الحیوۃ الدنیا سے اجتناب بھی بصد کوشش لازمی ہے۔ اور حدود اللہ پر پوری نظر رکھنی بھی واجب ہے

انسان کے جوف میں دو دل نہیں ہیں۔ اسی طرح دل پر دنیا کی آگ بھی بھڑکتی رہے۔ اور حدود اللہ کی نگرانی بھی پوری پوری رہے۔ یہ بالکل ناممکن ہے۔ قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ لمن اتقیٰ پر عمل تو ایک کو ترجیح دینے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اکتساب حسنات کا پہلو بھاری رکھا جائے۔ اور جو طریق اور سنن طلب آخرۃ کے لئے ضروری ہیں۔ ان کو مقدم کرتے ہوئے اس جنب میں غفلت نہ آنے پائے وفا صدق صبر اور التزام اور اعتصام باللہ اس راہ میں کسی طرح بھی فراموشی کے قابل نہیں ہیں۔ انابت الی اللہ جب تک اس طرح انسان کے رگ و ریشے میں سرایت نہ کر جائے۔ جس طرح پانی جڑھ سے چوٹی تک درخت کو ہرا رکھتا ہے۔ کسی شاخ کے کسی حصہ میں روک ہوئی نہیں۔ اور اس کو خشکی آئی نہیں۔ تب تک حبیب اللہ علیہ السلام والصلوٰۃ کی اتباع کا دعوے زبانی دعوے ہو گا نہ کہ حقیقی اور قشر ہو گا بلا مغز۔

آپ نے ایک سریہ بھیجا۔ جو بہت جلد بھاری غنیمت حاصل کر کے واپس آیا حاضرین سے ایک نے ذکر کیا۔ کہ ایسا جلد لوٹنے والا اور اکثر غنیمت لانے والا تو کوئی سریہ نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا جو قوم صبح کی نماز میں حاضر ہوئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں طلوع فجر تک رہی۔ وہی جلد لوٹنے والی اور اکثر غنیمت لینے والی ہے ماشاء اللہ کیا منیر ہے کیا مقصد ہے اور کیسی لو اپنے حبیب حقیقی سے ہے اور کتنی انابت ہے۔ کہ ہرگز ہرگز کوئی دوسرا مقصد اور رال سامنے نہیں ہے لیس کمثلہ شیء۔ آپ کی فطرت کس خوبی سے اس کا نمایاں سبق دیتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ لا تغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا سے محبت کرنا درحالیکہ آخرت سے اعراض ہے۔ یہ تو شیوۂ کفار ہے۔ سچے مومن کا یہ طریق نہیں۔ امرت ان اعبد اللہ مخلصاً لہ الدین۔ وہ فلا پنا سراسر کدورت ہے۔ اور ایسی پونجی واپس نہ ملنے والی عمر گنوا کر جو اس غنی کریم کے ہدیہ کے کسی طرح بھی قابل نہیں حاصل کرنے کا کیا فائدہ۔ ھو یتولی الصالحین صلاحیت تامہ ضروری ہے۔ اس میں اولاد کو بھی نفع ہے۔ اور دنیا و آخرت کے سنوارنے میں کوئی بھی شک نہیں۔

چوبیس گھنٹوں میں خدا تعالیٰ کے قرب کا وسیلہ تو یہی بہترین فریضہ پنج وقتہ ہے۔ اور دعا کی قبولیت کے لئے اہم امر الٰہی بھی یہی ہے۔ لیکن اس کا اکثر حصہ کچھ لغو حرکات میں۔ کچھ انتشار خیالات میں کچھ مشاغل مستمرہ سابقہ کے ساتھ زیادہ لگاؤ میں جو اس وقت بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ کچھ اس جہالت کی نذر میں جو نماز کی حقیقت سے بکلی نابلد ہے۔ کچھ خشوع کی کمی میں۔ کچھ عادت معتادہ میں جو زیادہ تر مالوف اشیاء سے رہتی ہے اور خار ہو کر اس وقت بھی ساتھ ساتھ لگی رہتی ہے۔ اور یکجہتی سے مانع بنی رہتی ہے۔ کچھ اس معرفت کی کمی جو اس محسن وحدہ لا شریک لہ کے حق میں دوسروں کے مقابل میں نمایاں کئے رہتی ہے۔ ایسا نماز دعا کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ کہ السلام علیکم کی آواز سے اس تجارت نافعہ کا وقت ہاتھ سے بالکل ہی نکل جاتا ہے۔ اب دوسری نماز کے لئے کون جیئے گا۔ یہ دستاویز بھلا کس کے ہاتھ میں ہے۔

ہر چیز کا تدارک کیا جائے تو ہو سکتا ہے۔ نماز میں سکون اختیار کرنا خیالات کو ایک جہت میں جمع کرنے کی کوشش کرنا جو تکرار الفاظ نماز سے اور ان کے مطالب کے مطالعہ اور ان کی حقیقت پر غور کرنے سے حاصل ہونا آسان ہے۔ تضرع سے بھی الحاح پیدا کرنے کی ہمت۔ نیز جن اشیاء مشغولہ سابقہ سے عادۃً زیادہ مالوف ہے۔ اس کے لئے ذکر الٰہی بعد نماز مشاغل میں بکثرت زبان پر رکھنا اور خیالات کو بزور اس عادت سے روکنا جس کا اثر دل و دماغ پر گہرا اثر رکھ رہا ہے۔ وساوس کے لئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر بائیں طرف خفیف سا تھوتھو کرنا پھر اللہ تعالیٰ کی شان اس کے مجد اس کے احسانات اس کے فیوض دائمی اور اس کے آلاء غیر متناہی کو سامنے رکھ کر اشیاء فانیہ سے مقابلہ کرنا اور نفس کو یہ ذہن نشین کرنا کہ یہ سب ایک دن تیرا ساتھ چھوڑ کر تجھے تن تنہا اگلے عالم کی طرف رخصت کر دیں گی۔ ہر وقت اے نفس ان کے دامن کو نہ پکڑ اور اعتصام باللہ (انابت الی اللہ رکھنا) کہ جو ہر عالم میں تیرے ساتھ ساتھ ہے۔ اور تجھے کبھی بھی خائب و خاسر نہیں رکھے گا۔ وہی تیرا رب وہی

335

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تجھ پر رحیم۔ وہی سدا کے لئے رحمان اور وہی عالم آخرت میں بھی تا ابد نعماء بے بدل کے شآبیب دینے والا ہے۔

دل و دماغ کی یہ فطرت ہے۔ کہ ان پر بار بار ایک چیز کو رکھا جائے۔ تو یہ اس سے مانوس و مالوف ہو کر اس کو نہیں بھلاتے۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے۔ کہ عرش کے سایہ میں آخرۃ کے دن وہ انسان بھی ہوگا جس کا دل مسجد کی طرف لگا رہتا ہے۔ بہر کیف غفلت اور لہو نماز کے وقت نماز کے مقصد سے بالکل الگ کر دیتے ہیں۔ اور جس غرض کے لئے فریضہ کی ادائیگی کے لئے الگ ہو کر انسان آتا ہے۔ اس میں کما حقہا بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ یاد رہے جس پر دعاء کی قبولیت کا باب کھل جاتا ہے وہ دنیا و آخرۃ سے حظ وافر لے جاتا ہے۔ اور دائمی سعادت کا وارث ہو رہتا ہے۔

پس دعاء کی قبولیت کے گُروں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ تا سعادتِ جاودانی سے محروم نہ ہونا پڑے۔ طہارت کے بغیر جو جسمانی بھی ہو۔ اور روحانی بھی اُس مقدس سراسر قدوس ہستی سے لگاؤ ہر طرح ناممکن ہے۔ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون؛

راقم عبدالرحیم محلہ دارالرحمت قادیان

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے تو مادۂ حیات پیدا کرنے والی دوا

حبوب جوانی

استعمال کریں۔

قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

ہمارا جلسہ سالانہ۔ بلند مقاصد کے حصول کا ذریعہ

(۱)

وابستگان احمدیت کے لئے جلسہ سالانہ کی ایمان افروز تقریب کی آمد آمد دلوں میں ایک روحانی کیف پیدا کر دیتی ہے۔ سیدنا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا دارالامان کی زیارت کے شوق میں دن گن گن کر اس گھڑی کے بے تابی سے منتظر رہتے ہیں۔ جب وہ بفضلِ ایزدی اس مقدس بستی کے لئے رختِ سفر باندھیں گے۔ اس تشنگی کی کیفیت کو کچھ وہی محسوس کر سکتے ہیں۔ جو روحانی تڑپ رکھتے ہیں۔ اور پھر قادیان آ کر ہر سال اپنی پیاس اس شیریں چشمہ سے بجھاتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے جاری کیا گیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

ہیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

(۲)

ایک سچے احمدی کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ اس کی زندگی اس محبوب ازلی، خدائے قدوس کی رضاء اور خوشنودی کے ماتحت بسر ہو۔ اس کی حیات قتیل سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی نام لیوا ہو کر۔ حضور کی محبت میں سرشار ہو کر بسر ہو۔ اور وہ اس دین کی اشاعت اپنا فرض قرار دے لے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل کیا گیا؟ یہ مقاصد بلند کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے۔ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا۔ اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔"

تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۶

جلسہ سالانہ کی بنیاد اسی لئے رکھی گئی۔ کہ مخلصین کو ہر سال کم از کم تین دن کا قلیل عرصہ ہی "اس راہ میں خرچ کرنے" کا موقع حاصل ہو سکے۔ کیا جماعت احمدیہ کے افراد جو خدا کے اس مقدس فرستادہ کی آواز پر کان رکھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا اپنا فرض جانتے ہیں "اپنی عمر کا ایک حصہ اس راہ میں خرچ کرنے کے لئے" مقدور بھر کوشش نہ کریں گے؟ یقیناً اس سوال کا جواب ہزاروں انسانوں کا وہ ایمان پرور اجتماع دیتا ہے۔ جو ہر سال ماہ دسمبر کے آخری دنوں میں خدا کے موعود مسیح کی پاک بستی دارالامان میں ہوتا ہے۔

(۳)

طلب علم ہر مسلم اور ہر مسلمہ کا فریضہ ہے ایک مومن کے لئے روحانی علم سے بڑھ کر اور کونسی غذا ہو سکتی ہے؟ علم ہی ہے جو یقین و ایمان کی مزرع کو سینچ کر اُسے مثمر شاداب اور شگفتہ بناتا ہے۔ ازدیادِ معرفت کا بہت بڑا ذریعہ علم ہے۔ اسی لئے حدیث نبوی میں اس کا حصول مسلمانوں کا فرض قرار دیا ہے پھر ایک احمدی جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں اللہ العالمین کے اس ابدی پیغام کا علمبردار ہے۔ اس کے لئے تو طلب علم کی اہمیت نہایت خصوصیت رکھتی ہے۔ دنیا بے بصیرت اور جاہل دنیا حقیقی یقین سے بے بہرہ اور عرفان الٰہی سے محروم ہے۔ احمدی ساری دنیا میں یقین و ہدایت کا نور پھیلانے اور اسے ایمان و معرفت کے شیریں پانی سے سیراب کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے پس اس کے لئے تو طلب علم لازمی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا ہی پاکیزہ ارشاد ہے کہ:۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے۔" تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۶

پس جلسہ سالانہ پر آنے کا بہت بڑا مقصد جس کا پورا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے یہ ہے کہ وہ ان حقائق و معارف کو سن کر اپنے روحانی علم کو بڑھائے جس کے ساتھ ایمان، یقین اور معرفت کو ترقی ہوتی ہے ایک دوسری جگہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں۔ اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۳۱

احمدی بھائیو! ہم میں سے کون ہے جو اپنے دل کو ایمانی حلاوت سے زیادہ سرشار کرنے اور یقین و ایمان سے زیادہ لبریز کرنے کی پاکیزہ خواہش نہ رکھتا ہو؟ جلسہ سالانہ اس مقصد کے لئے ایک بہترین موقعہ ہی نہیں بلکہ "اس جلسہ کی اغراض سے بڑی غرض ہے۔ اس پاک مقصد کے لئے سفر کرنا کتنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق حضور اقدس علیہ السلام کا ارشاد سنئے:۔

"علم دین کے لئے سفر کرنے کے بارے میں صرف اجازت ہی نہیں بلکہ قرآن اور شارع علیہ السلام نے اس کو فرض ٹھہرا دیا ہے جس کا عمداً تارک مرتکب کبیرہ اور عمداً انکار پر اصرار بعض صورتوں میں کفر"

تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۳۲

(۴)

احمدیت اور دعا کا آپس میں غیر منقطع تعلق ہے احمدیت کیا ہے؟ زندہ خدا کی ہستی کا زندہ ثبوت اور اسی کی طرف بنی نوع انسان کو دعوت۔ دعا خالق حقیقی سے محتاج انسان کا رشتہ جوڑتی ہے قبولیت دعاء زندہ اور قادر خدا کی ہستی کا ایسا واضح ثبوت ہے جس میں انکار کی گنجائش نہیں۔ اور احمدی کی تو زندگی ہی دعاء سے ہے۔ جوں جوں ایک احمدی کا ایمان کامل ہوتا جاتا ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی ساری ضرورتیں ساری حاجتیں۔ تمام جائز خواہشیں اور نیک و پاک ارادے وہی قادر و توانا خدا پورے کر سکتا ہے۔ پس وہ دنیا کی طرف دامن سوال دراز کرنے کی بجائے آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر سب کچھ حاصل کرتا ہے۔ یوں تو سچی تڑپ اور کرب و ابتہال سے کی ہوئی دعائیں ہر جگہ ہی کثرت سے مستجاب ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقی کرب اور سچے قلق اور صحیح اضطرار کے ساتھ ماحول کا بہت بڑا تعلق ہے۔ قادیان خدا کے محبوب و موعود مسیح پاک کا مولد و مدفن ہے۔ قادیان احمدیت کا مرکز ہے۔ قادیان فی الحقیقت دارالامان ہے۔ یہاں خدا تعالےٰ کے بہت سے شعائر ہیں جن کو دیکھ کر مخلصین کی روحیں بارگاہ ایزدی میں ایمان کی موجوں کے ساتھ اور زیادہ جھکتی ہیں۔ اور انابت الی اللہ کی وہ فضاء پیدا ہوتی ہے جس کا بظاہر تاریک و تار دنیا میں ہر جگہ میسر آنا مشکل ہے۔ پھر جلسہ سالانہ کے موقع پر جبکہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مشرق و مغرب سے خدائے واحد کے ہزاروں بندے جمع ہوتے ہیں۔ تو یہ ماحول خدا کے فضل اور اجابت کا کہیں زیادہ جاذب ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنا جہاں اور کئی فوائد رکھتا ہے وہاں یہ فائدہ بھی کچھ کم نہیں۔ کہ آنے والوں کو دعاؤں کا بہترین موقعہ ملتا ہے۔ نہ صرف انفرادی دعائیں بلکہ اس عظیم الشان اجتماع کی دعائیں جو سیدنا فضل عمر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں کی جاتی ہیں۔ آج دنیا بھر میں صفحۂ ارض پر اپنی قسم کا یہ ایک ہی نظارہ ہے کہ مومنین کا اتنا کثیر گروہ خدائے یزداں کے حضور تضرع و ابتہال کے ساتھ پیش ہو۔ خوش قسمت اور نہایت ہی خوش نصیب ہیں۔ وہ جنہیں اس برکت سے حصہ ملے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف انکو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔" تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۷

(۵)

احمدیت ایک سلک ہے۔ اور وابستگان احمدیت اس سلک کے تابندہ موتی۔ سلک کا سارا حسن نظم و اجتماع میں ہے۔ انتشار و پراگندگی حسن کے لئے پیام فنا ہے۔ احمدیت وہ رشتہ جو دُور نزدیک کے ساکنوں مشرق و مغرب کے بسنے والوں سب کو ایک لڑی میں پرو کر قائم رکھتا۔ اور باہم الفت و وداد پر اُن کا تعلق استوار کرتا ہے۔ باہمی یگانگت کو ترقی دینا احمدیت کے حسن میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے۔ اتحاد و اتفاق کو محکم تر اور مضبوط تر کرنے میں ذاتی تعارف کو بہت بڑا دخل ہے۔ احمدیت تو ایک بھائی چارا ہے۔ جس میں غریب و امیر سب شامل ہیں۔ پس اس رشتۂ مواخاۃ و مودّت کو استوار تر کرنے جس سے احمدیت کے حسن میں اضافہ ہو۔ اور جماعتی یکجہتی میں اضافہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ جلسہ سالانہ اس کا بہترین عدیم النظیر۔ بے مثال موقع ہے۔ جلسہ سالانہ ہمیں وہ پاکیزہ وجود دیکھنے کا موقع دیتا ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضور کی باتوں کو سنا اور اپنی زندگی کے بہترین ایام حضور کی پاکیزہ ہم نشینی میں گذارے۔ جلسہ سالانہ ہی وہ موقع ہے۔ جب غریب احمدی اپنے اُن دُور سے آنے والے احمدی بھائیوں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ جن کو ملنے کے لئے اُن تک جانے کی اُن کو مقدرت نہیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے کا بہت بڑا فائدہ حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ہے کہ:۔

"ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔"

اگرچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب جماعت احمدیہ اسقدر ترقی کر گئی ہے کہ تمام نئے بھائیوں کا پہلے بھائیوں سے ملنا مشکل ہے۔ پھر بھی "آپس میں رشتۂ تودد و تعارف" کی ترقی کیلئے اس سے بہتر اور کوئی موقعہ نہیں۔

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد کے ساتھ اس امر کا اعلان بھی فرمایا تھا۔ کہ جو احمدی جلسے پر باقاعدہ آنے کا عزم رکھتے ہوں۔ وہ اپنے ناموں سے مطلع کریں۔ تاکہ اُن سب کو ایک فہرست میں رکھا جائے آج خدا کے فضل سے یہ اجتماع اتنا کثیر ہوتا ہے کہ ایک فہرست میں سب کے نام منضبط کرنا ایک مشکل امر ہے۔ مگر اس امر سے کسے انکار ہے کہ ایک فہرست خدا کے حضور ہر وقت کھلی ہے۔ ہر احمدی کے لئے اس میں نام لکھانے کا ہر وقت موقعہ ہے جس فہرست کو خدا کے مسیح نے شروع کیا۔ وہ اب بھی آسمانوں پر کھلی ہے۔ مبارک ہے وہ احمدی جو خلوص نیت و ارادۂ نیک کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے کوشاں ہوتا۔ اور خدا کی اس فہرست میں داخل ہونے کی سعادت پاتا ہے بیشک ظاہری سامان اس دفعہ زیادہ ناساز گار ہیں۔ بے شک مالی مشکلات زیادہ ہیں۔ مگر مومن کا امتحان تو مشکلات میں ہی ہوتا ہے۔ مومن کا عزم مصائب کے مقابل پر زیادہ صمیم ہو جاتا ہے۔ اُس کا قدم ایسے موقعہ پر تیز تر ہوتا ہے۔ صعوبتوں کے مقابلہ میں اس کا ایمان چمک اٹھتا ہے۔ پس بھائیو! حالات کی ناموافقت کے باوجود آپ کے پائے ثبات میں لغزش کی کوئی وجہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

"کم مقدرت اصحاب کیلئے مناسب ہوگا۔ کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونیکا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور کفایت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں۔ تو بلا دقت سرمایۂ سفر میسر آجائیگا۔"

دنیا نہایت ہی بھیانک، لرزہ خیز ہیبت ناک اور تاریک دَور میں سے گذر رہی ہے۔ اس دَور میں سب سے بڑی سکینت الٰہی ایقان و معرفت کا حصول ہے جس کے ازدیاد کا جلسہ سالانہ ایک بہترین موقعہ ہے۔ جو فوائد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مبارک و پاکیزہ تقریب کے بیان فرمائے ہیں وہی اتنے کثیر۔ اتنے رفیع القدر۔ اتنے بیش قیمت ہیں۔ کہ ایک احمدی اُن کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کر سکتا ہے۔ مگر ابھی پر بس نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

"اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۷

خاکسار خلیل احمد ناصر

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو

شباکن استعمال کریں

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ ۵۰ قرص ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سُرمۂ بے نظیر

یہ سُرمہ جس کا اشتہار آپ کے سامنے ہے۔ آنکھوں کی جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر اور کوئی سُرمہ نہ آجتک ایجاد ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ ایکبار ضرور آزمائیں پھر آپ کسی اور سرمہ کے خریدار نہ ہونگے۔ قیمت فی تولہ دو روپے

پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ قادیان پنجاب

وی۔پی کا وصول نہ کرنا الفضل کو سخت پہنچانیکے مترادف ہے۔ لہٰذا وی پی ضرور وصول فرمالیجئے

336

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چند اسامیوں کے پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی ضرورت

۱۔ ایک سرکاری ہسپتال میں ایکسرے ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک امیدوار مطلوب ہے ایکسرے کا ہنر سیکھنے کا اچھا موقعہ ہے۔ آئندہ معقول ترقی کا امکان ہے۔ انٹرنس پاس کو ترجیح دی جائیگی۔ یا مولوی فاضل جو میٹرک تک انگریزی کی لیاقت رکھتا ہو۔ امیدوار مستعد محنتی اور کام سیکھنے کا شوق رکھنے والا ہو۔ تنخواہ ۲۲ روپے ماہوار ملیگی۔ اگر ہسپتال کے اندر کوارٹر نہ ہے تو دو روپے ماہوار اُس کے وضع ہونگے۔

۲۔ ایک اردلی کی ضرورت ہے، معمولی پڑھا لکھا مستعد محنتی۔ دیانتدار ہو۔ فوجی یا پولیس پنشنر قابل ترجیح ہوگا۔ خود محنت سے کام کرنے کے علاوہ دوسروں سے کام لینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ ۲۱ روپے ماہوار

مندرجہ بالا ہر دو اسامیوں کے لئے سائیکلسٹ ہونا ضروری ہے۔ درخواستیں سرنامہ کی جگہ چھوڑ کر فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ میں آنی چاہئیں۔ مقامی پریذیڈنٹ کی سفارش ضروری ہے۔

جناب خانبہادر چودھری ابوالہاشم خانصاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بنگال (ریٹائرڈ) فرماتے ہیں "حکیم عبدالعزیز خانصاحب مالک طبیہ عجائب گھر سے میں نے زد جام عشق کی گولیاں بنوائی تھیں۔ جو خالص اور اعلیٰ اجزاء سے مرکب اور مفید تھیں۔ عموماً ہندوستانی دوا فروش اس امر کا لحاظ نہیں رکھتے کہ خالص اجزاء سے دوا طیار کی جائے۔ لیکن حکیم صاحب موصوف میں یہ خوبی ہے۔ کہ نہایت اعلیٰ اجزاء سے آپ دوائی تیار کرتے ہیں اس کے علاوہ چائے اور دیگر قسم کی اشیاء بھی جو میں نے منگوائیں۔ نہایت عمدہ پائیں۔ جزاہ اللہ خیرا۔ میں ایسے قابل اور دیانتدار حکیم کے وجود کو بھی خدا کے فضلوں میں سے ایک فضل سمجھتا ہوں۔" ہر قسم کے اعلیٰ اور خالص مفردات و مرکبات ملنے کا پتہ:۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اُن کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الہٰی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس بشرطیکہ صاحب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جنکا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ:

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہر احمدی کی خواہش

جب کوئی خوش نصیب انسان احمدیت قبول کرتا ہے۔ تو اُس کی بڑی آرزو یہی ہوتی ہے۔ اور ہونی چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کے ترجمہ معانی اور مطالب سے آگاہی حاصل کرے۔ لیکن ہر جگہ ایسے استاد کا میسر آنا مشکل ہے۔ جو ایک آدھ گھنٹہ ترجمہ پڑھاکر چار چھ ماہ میں قرآن مجید ختم کرادے۔ خاکسار نے سالہا سال کی محنت اور صدہا روپیہ خرچ کر کے کلید ترجمہ قرآن مجید نامی کتاب شائع کر دی ہے۔ جسکے ذریعہ آپ اور آپکے بیوی بچے چار، چھ یا آٹھ مہینہ میں استاد کی مدد کے بغیر ترجمہ سیکھ سکتے ہیں انشاء اللہ۔ جو دوست بذریعہ کارڈ یا جلسہ ختم ہونے سے پہلے اطلاع دیں گے صرف انہیں کتاب مل سکے گی۔ کیونکہ اسکی اب دو سو بیس ۲۲۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت مجلد اعلےٰ تین روپے۔

المشتہر:۔ حکیم محمد عبداللطیف شہید تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان پنجاب

دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان کی مشہور دوائیں

		روپے	آنے
(۱) صندلین کمئی خون کو دور کرنیکے لئے نیز جلدی امراض کے لئے مجرب ہے۔	قیمت یکصد قرص	۱	۱۲
	" نصف صد قرص	۱	۰
(۲) اکسیر معدہ بدہضمی۔ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔	قیمت یکصد قرص	۱	۱۲
	" نصف صد قرص	۱	۰
(۳) قرص خاص۔ امراض مخصوصہ کیلئے از حد مجرب و مفید ہے۔	قیمت ۵۰ قرص	۲	۰
(۴) اکسیر سیلان الرحم یون لیکوریا یا سفید پانی کیلئے اکسیر ہے۔	قیمت فی شیشی	۳	۰
(۵) نور منجن۔ دانتوں کی بیماریوں کیلئے نہایت مفید ہے۔	قیمت فی شیشی دو اونس	۰	۸
	" ایک "	۰	۵
(۶) تریاق اٹھرا امراض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ	یک مشت فی تولہ	۱	۰
	الگ متفرق	۱	۴
(۷) سرمہ مبارک گروں۔ آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔	قیمت فی تولہ	۲	۸
	" ۳ ماشہ	۰	۱۲
(۸) رفیق نسواں حیض کی تکلیف اور کمی کا حکمی علاج۔	قیمت یک صد قرص	۳	۱۲
	" ۵۰ "	۲	۰
(۹) عنبرین۔ طاقت کی بے نظیر دوا۔	قیمت ۵ تولہ	۴	۰
(۱۰) اکسیر کھانسی۔ کھانسی کے لئے مجرب دوا ہے۔	قیمت ۵۰ قرص	۱	۰
(۱۱) دوائی نعمت الہٰی۔ اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ۔	قیمت مکمل کورس	۱۰	۰
(۱۲) اکسیر بخار۔ ملیریا اور دیگر بخاروں کے دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئی ہے	قیمت یکصد قرص	۱	۱۲
	" ۵۰ قرص	۱	۰

منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین قادیان

ضرورت ہے

سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ) کے لئے ہمیں ایک ایسے منیجر کی ضرورت ہے۔ جو اس کام کا پہلے تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ چونکہ موجودہ منیجر صاحب عرصہ سے بیمار ہیں اسلئے ہمیں فوری طور پر ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو کہ فیکٹری کے کام کو بطریق احسن چلا سکے۔ اسامی فی الحال عارضی ہوگی۔ مگر کام کے تسلی بخش ہونے پر آئندہ کے لئے خیال رکھا جائیگا۔

فرزند علی سکرٹری کنری فیکٹری بورڈ قادیان

میک ورکس کے تیار کردہ

ہیٹر بجلی سے آٹھ منٹ میں ایک چائے دانی تیار کر دیتا ہے

میگ لائٹ رات کے وقت مدہم روشنی کیلئے بہترین ایجاد ہے۔

میک ورکس قادیان

S. 445

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۸ر دسمبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسیوں نے ڈاکر کی بندرگاہ اور فضائی اڈے اتحادیوں کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اب اتحادی جہاز اور طیارے اسے استعمال کر سکیں گے۔ مغربی افریقہ کے فرانسیسی گورنر جنرل نے امیر البحر ڈارلان کے حکم سے ڈاکر کو اتحادیوں کے سپرد کر دیا ہے۔ اتحادیوں کا ایک مشن ڈاکر جا رہا ہے، تا وہاں کھڑے ہوئے جہازوں کا معائنہ کر کے ان کو استعمال میں لا سکے۔ ڈاکر میں جس قدر اتحادی سپاہی جہازی یا جہاز نظر بند ہیں۔ انہیں رہا کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ مراکش ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ مارشل رومیل کے زیر قیادت الاغیلا میں تقریباً پچاس ہزار محوری فوج موجود ہے۔ بحیرۂ روم کیساتھ ساتھ لیبیا کے سارے محاذ جنگ پر اتحادیوں کی فضائی سرگرمیاں لحظہ بہ لحظہ زیادہ ہو رہی ہیں۔ حملوں کی تعداد اور شدت میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے، الاغیلا میں جو معرکہ ہونے والا ہے۔ اس کے لئے فریقین تیاریاں کر رہے ہیں۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ مراکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن مشینی فوجیں طبوربہ اور جدیدہ کے رقبہ میں خوفناک حملے کر رہی ہیں۔ برطانی فوج کے ہراول دستے ان حملوں کی جم کر مزاحمت کر رہے ہیں محوری مشینی دستے جھپٹیے طیاروں کی مدد سے حملے کر رہے ہیں۔ الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ توبربا اور جدیدہ کے رقبہ میں اتوار سے گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ جس کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ٹیونس کی فضاؤں میں زبردست معرکے ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ دارالعوام کے اجلاس امروزہ میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اعلان کیا ہے کہ پارلیمان کے خفیہ اجلاس میں امیر البحر ڈارلان کی پوزیشن کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ عنقریب ایک اہم ترین بیان دینگے۔ جس میں ڈارلان اور اتحادی ممالک کے مابین سمجھوتہ کی وضاحت کی جائے گی۔

نئی دہلی ۸ر دسمبر۔ ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف جرنیل ویول نے جاپانی حملے کی پہلی سالگرہ پہ ایک تقریر میں کہا کہ آج جاپان فتح کی خوشی منا رہا ہے۔ لیکن وہ وقت دور نہیں جب اسے اپنی غداری کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ امریکہ۔ چین۔ برطانیہ اور روس کی مشترکہ قوتیں جاپان کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گی۔ آپ نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ جاپانی ہندوستان پر حملے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چینیوں نے اپنے بہادرانہ مقابلہ سے جاپانیوں کو ہندوستان پر حملہ کرنے سے روکے رکھا۔ اس وقت چین میں جاپان کی بہت بڑی فوج کو چینیوں نے معروف کر رکھا ہے۔ ہندوستان نے جاپانی اور جرمنی کی فوجوں کو ملنے نہیں دیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب جاپانیوں سے خوفناک انتقام لیا جائے گا۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ جنرل فرانکو نے ہٹلر کو متنبہ کیا ہے کہ اگر جرمن فوج نے ہسپانوی علاقہ میں گھس آنے یا افریقہ کی محوری فوجوں کو کمک بہم پہنچانے کی غرض سے ہسپانیہ میں سے گذرنے کی کوشش کی تو اس کا سخت مقابلہ کیا جائے گا۔ جرمن ایلچیوں نے حال ہی میں فرانکو کو جرمن ہائی کمان کے ارادوں سے مطلع کیا تھا۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ برطانی طیاروں کی بمباری اور شدید حملوں کے پیش نظر بڑے بڑے اطالوی شہر خالی کئے جا رہے ہیں۔ شمالی اٹلی کے ساحلی شہروں میں تمام سکول دو ہفتوں کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ شہریوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا جائے۔

واشنگٹن ۸ر دسمبر۔ امریکہ کے وزیر بحری کرنل ناکس نے طولون کے بحری بیڑے کے متعلق اعلان کیا ہے کہ اس کا چوتھائی حصہ پکڑ لیا گیا ہے۔ پندرہ جنگی جہاز اور پانچ تیل بردار جہاز بظاہر بالکل صحیح سلامت ہیں۔ پچاس جنگی جہاز اور ایک مال بردار جہاز یا ڈوب گئے یا انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ تین بڑے جنگی جہازوں کو نقصان پہنچا اور وہ کافی طور پر مرمت طلب ہیں۔

برن ۸ر دسمبر۔ حکومت سوئٹزرلینڈ نے جسے محافظ طاقت کا درجہ حاصل ہے۔ سرکاری طور پر برطانی اور جرمن قیدیوں کے تبادلے کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ یورپ کے جن علاقوں پر جرمن قابض ہو چکے ہیں۔ ان میں جنگ چھڑنے کے بعد بیس لاکھ یہودی موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ اس میں وہ یہودی شامل نہیں جنہیں جرمنوں نے مقبوضہ روس میں فنا کے گھاٹ اتارا ہے۔ کیف اور دوسرے سوویٹ شہروں میں صرف ایک دن کے اندر اندر پچاس ہزار یہودیوں کو مشین گنوں سے اڑا دیا گیا۔ جو یہودی بچ رہے تھے اور جنہیں اب ختم کیا جا رہا ہے۔ ان کی تعداد بیس لاکھ ہے۔ گذشتہ زمانے میں یہودیوں کا اس قدر قتل عام کبھی نہیں ہوا۔ اکثر اوقات سو سو بلکہ ہزار ہزار یہودیوں کو بیک وقت اڑا دیا گیا۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ فلیڈلفیا سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دنیا کا سب سے زیادہ وزنی جنگی جہاز نیوجرسی حال ہی میں تیار ہوا ہے۔ اسے کل دو شنبہ کو سمندر میں ڈالا گیا۔ یہ جہاز وقت مقررہ و مشتہرہ سے تقریباً اٹھارہ ماہ پیشتر مکمل ہو گیا ہے۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ وزیر اعظم برطانیہ کی سب سے چھوٹی دختر میری چرچل جنگ کی تربیت پانے کے بعد فوج میں چھوٹے کپتان کے عہدے پر مامور کی گئی ہیں اس سے قبل وہ سارجنٹ تھیں۔ اس حیثیت میں انہوں نے جولائی کے مہینے میں جرمن حملہ آور ہوائی جہازوں سے مقابلہ کیا تھا۔

قسطنطنیہ ۸ر دسمبر۔ ۲ر دسمبر کی رات کو وسطی اناطولیہ کے علاقہ میں بھونچال آیا۔ جس سے کئی دیہات بالکل تباہ ہو گئے اور مویشیوں کا بے حد نقصان ہوا۔ پانچ سو سے زیادہ مکان یا تو بالکل منہدم ہو گئے یا انہیں سخت نقصان پہنچا۔

لاہور ۸ر دسمبر۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے، کہ دوران جنگ میں پنجاب سول سکرٹریٹ میں جونیئر کلرکوں کی بھرتی کا امتحان منعقد نہ کیا جائیگا۔ اور اس اس اثناء میں ایسی جو آسامیاں خالی ہوں۔ انہیں ایسے موزون امیدواروں کیلئے مخصوص کر دیا جائے جنہوں نے جنگی خدمات سر انجام دی ہوں۔ اسوقت تک تمام خالی آسامیاں محض عارضی طور پر پُر کیجائینگی۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ سٹاک ہالم کے فرنچ سفارت خانہ کے سارے عملہ نے وشی گورنمنٹ کے ساتھ تعلقات کا سلسلہ منقطع کر لیا ہے۔ اس سفارتخانہ کی رائے میں وشی گورنمنٹ اب گورنمنٹ کہلانے کی مستحق نہیں رہی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ سفارت خانہ جنرل ڈیگال کی سیادت تسلیم کریگا یا امیر البحر ڈارلان کی۔

انقرہ ۸ر دسمبر۔ ترکی فوجی عدالت نے دو جرمنوں اور ایک اطالوی کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ ان تینوں کے خلاف جاسوسی کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

نیویارک ۸ر دسمبر۔ برن کے فنی سفارتخانہ کے بیان کے مطابق فن لینڈ کے جنگ میں شامل ہونیکے وقت یعنی جولائی ۱۹۴۱ء سے لیکر جولائی ۱۹۴۲ء تک فنی فوجوں نے ۵۶ ہزار روسی فوجی گرفتار کئے۔ ان میں سے بارہ ہزار مر چکے ہیں اب روسی قیدیوں میں تعداد اموات کم ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ۸ر دسمبر۔ جاپان کو جنگ میں شریک ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ اس موقع پر مسٹر چرچل نے جنرل ویول کی وساطت سے ہندوستانی کمان کی فوجوں کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں کہا کہ وہ دن جلد آ رہا ہے جب آپ آگے بڑھ کر دشمن سے دو دو ہاتھ کرینگے اور اسے ان پر امن ملکوں سے نکال باہر کرینگے جن پر اس نے غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے۔ اس وقت تک آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ اتحادی ممالک کے مقاصد کے حق میں کسی کارنامہ سے کم نہیں ہے۔ اب آپ دشمن کو آخری شکست دینے میں حصہ دار بننے والے ہیں۔

ملبورن ۸ر دسمبر۔ کل نیوگنی میں ۲۱ جاپانی طیارے برباد ہوئے۔ گذشتہ پندرہ دنوں کے اندر ایک سو سے زیادہ جاپانی طیارے برباد کئے جا چکے ہیں۔ گونا بونا کے محاذ پر شدید لڑائیاں جاری ہیں۔ اتحادی طیاروں نے لے پر حملہ کیا۔ نیو آئرلینڈ میں بھی ایک مقام پر حملہ کیا گیا۔ بہت سے مقامات پر آگ لگ گئی اور گولے بارود کے ذخیرے برباد کر دیئے گسماتا کے مقام پر دشمن کے ہوائی مستقر پر بھی حملہ کیا گیا۔

ماسکو ۸ر دسمبر۔ سٹالن گراڈ کے محاذ پر روسی حملہ کا دوسرا دور شروع ہو گیا ہے۔ والگا اور ڈان کے درمیان جو جرمن فوجیں محصور ہوئی ہیں۔ انکی تعداد ایک لاکھ ۳۰ ہزار رہ گئی ہے۔ ایک جگہ دو جرمن پیدل کمپنیوں کا صفایا کر دیا گیا ہے محصور جرمنوں کے لئے راستوف اور وارشلوف گراڈ سے ریزرو جرمن فوج لائی جا رہی ہے۔

لنڈن ۸ر دسمبر۔ اس جنگ کے دوران میں پہلی مرتبہ ہٹلر نے گذشتہ چار ہفتوں میں دو بار اپنے جرنیلوں کی کانفرنس برلین میں بلائی اور طویل مشورے ہوتے رہے۔ کیونکہ حالات نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے جس کی جرمنوں کو ایک مہینہ پہلے ہرگز توقع نہ تھی۔ جرمنی اب اپنے آپ کو مغرب، مشرق۔ جنوب اور شمال میں محصور ہوتے دیکھ رہا ہے اور اٹلی کو اپنے علاقوں کی تباہی اور بربادی نظر آ رہی ہے۔

واشنگٹن ۸ر دسمبر۔ ملکہ ہالینڈ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے بعد ڈچ ایسٹ انڈیز پر اٹیلانٹک چارٹر کا اطلاق کیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر